7 کاغذ (Paper Crafts)

فیکٹری میں بنا کاغذ

ہندوستان میں کاغذ کی آمد گیارھویں صدی عیسوی میں مسلمان تاجروں کی آمد کے ساتھ ہوئی ۔ اس نے رفتہ رفتہ اور بتدریج کوریفا تاڑ کے پتوں کی جگہ لی جس کے استعمال پر روایت پسند ہندوستانی عالموں کی جانب سے عہد او رمذہب کی پابندی عائد رہی کیوں کہ وہ اس نئی شے کو بے اعتمادی سے دیکھتے تھے ....

سنسکرت میں کاغذ کے لیے کوئی لفظ نہیں ہے ۔ چینی زبان کا لفظ 'کوگ ڈز' ہے، وہ کاغذ جو کاغذی توت کے درخت کی چھال سے بنایاجاتا تھا ۔ آٹھویں صدی میں جب عربوں نے چینیوں سے کاغذ سازی کا طریقہ سیکھا تو انھوں نے کورے لٹھے کی کترنوں سے بنائے اپنے کاغذ کے لیے یہی چینی نام اپنالیا ۔ کاغذ کے لیے فارسی نام کاغذ ہندوستانی میں بھی کاغذ کہلایا۔

چودھویں صدی تک کاغذ ہندوستان میں خاصا مقبول ہو گیا ۔ سترھویں صدی کے آغاز تک کاغذ نے پورے شمالی ہند میں کوریفا پتوں کی جگہ لے لی ۔

—— اے ۔ ایف ۔ آر ۔ ہورینلے، 'پام لیف، پیپر اینڈ برچ بارک،

جنرل آف ایشیاٹک سوسائٹی، جلد LXIX, 1901

کاغذ کس طرح بنایا گیا؟

ہاتھ سے بنا کاغذ

کیا آپ اپنی زندگی کا ایک دن بھی بغیر کاغذ کے تصور کر سکتے ہیں؟ وہ وقت جب کاغذ یا کتابیں نہیں تھیں یا جب لوگ اسے حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے؟ پہلے پہل چکنی مٹی، پتھر، برچ کی چھال، کپڑا، ایلوا کی چھال اور تاڑ کے پتے جیسی چند چیزیں تھیں جن پر لکھائی کی جاتی تھی۔

کاغذ، دستکاری کی کئی اشیا جیسے لوک پینٹنگ، وضاحتی مخطوطات، چراغوں کی چمنیاں (lamp-shades)، فوٹو فریم اور آرائشی صناعی کے متعدد نمونے بنانے کے لیے خام مال میں سے ایک ہے۔

فیکٹریوں میں تیار شدہ کاغذ اب عام طور پر بوسیدہ کپڑوں، تنکوں، لکڑی، بانس کے ریشوں کی بھرائی اور دبا کر بنایا جاتا ہے۔

ہاتھ سے بنایا گیا کاغذ گودے (pulp) (بعض درختوں کی چھال سے حاصل کیا گیا) میں سریش ملا کر اور ملبوسات بنانے والی فیکٹریوں کی کترنوں سے تیار کیا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

کاغذ کے کھلونے

کھلونے بنانے والے خصوصاً وہ جو شہروں اور صنعتی علاقوں میں رہتے ہیں، بچوں کے لیے کھلونے بنانے کی غرض سے کاغذ، گتا، تاڑ کے پتے، چکنی مٹی، بانس کی پٹیاں، نارنگی کا گودا اور پیپر ماشی کے ساتھ استعمال شدہ مواد کو دوبارہ کارآمد بنانے والے سامان کا استعمال کرتے ہیں۔ کھلونے بنانے والے کھیلنے کی کئی چیزیں جیسے پتنگیں، کٹھ پتلیاں، رسیوں سے کھینچے والے کھلونے، جھن جھنے، ڈھول، ڈمرو اور سیٹیاں، گھومنے والے کھلونے جیسے پہیے، جانوروں کی شکل کے کھلونے جیسے اچھلتا سانپ، معمّوں کے ڈبے اور ڈھکنا اٹھاتے ہی سر باہر نکالنے والے کھلونے بناتے ہیں۔ کھلونے بنانے کے علاوہ ہندوستانی دست کار سادہ، سفید اور رنگین کاغذ کا استعمال کرتے ہوئے کئی طرح کی آرائشی اور روزمرہ استعمال کی چیزیں بناتے ہیں۔

کاغذ کے کھلونے، دھلی

تراشیدہ کاغذ : *متھرا* — ورنداون علاقے کے دستکار کاغذ تراش کر پیچیدہ ڈیزائن بناتے ہیں (مقامی طور پر انھیں سانجھی کہا جاتا ہے) جن سے کرشن لیلا کے بہت سے مناظر کی عکّاسی کی جاتی ہے۔ تہواروں اور شادیوں کے موقع پر دستکار خوب صورتی سے کاغذ کے تراشیدہ پھول اور دیگر رنگ برنگی اشیا بناتے ہیں جو آرائش کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔

سانجھی، متھرا

اسٹینسل : اسٹینسل کاغذ، پلاسٹک یا دھات کا ایک ٹکڑا ہے جو ان سے کاٹے گئے ایک ڈیزائن پر مشتمل ہوتا ہے۔ جب اسٹینسل کو کسی سطح پر رکھتے ہیں اور اس کے اوپر رنگ پھیرتے ہیں تو رنگ اس کٹے ہوئے حصے سے نیچے چلا جاتا ہے اور اسٹینسل ہٹانے کے بعد سطح پر ڈیزائن نمودار ہو جاتا ہے۔

مختلف معاشروں میں کاغذ سازی کے ہنر کا استعمال

- محرم کے دنوں میں حضرت امام حسین کے مزار کا ایک نمونہ جسے تعزیہ کہتے ہیں رنگین کاغذوں سے کاٹے گئے پھولوں کے مختلف ڈیزائنوں سے سجایا جاتا ہے۔
- پولینڈ میں لوگ "شجرِحیات" کے لیے کاغذ کے تراشے استعمال کرتے ہیں، اس کی حفاظت دو مرغوں کے خاکے کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کاغذ کے تراشوں کی تکنیک سے بنائے گئے پیکر گھر اور مکان کی حفاظت کے لیے ہوتے ہیں۔
- میکسیکو کے باشندے سیّاروں، پودوں اور مثلثوں کے سلسلے وار بارڈر والے ڈیزائنوں کے ساتھ کاغذ کی تراشی ہوئی جھنڈیاں استعمال کرتے ہیں جو مردانہ و زنانہ توانائی کی علامت ہوتے ہیں۔ بوائی کرتے وقت کاشت کار کاغذ کا بنا ایک مرد کا پُتلا رکھ دیتے ہیں جو مردانہ قوت تخلیق کی نمائندگی کرتی ہے جب کہ فصلوں کی کٹائی کی نمائندگی ایک عام گڑیا کے طور پر کی جاتی ہے۔

کاغذ کے کھلونے، دھلی

© NCERT not to be republished

- چین میں کاشت کاروں نے کاغذ کے تراشوں کو ایک عمدہ انفرادی مقبول عام فن بنادیا ھے ۔ کاغذ کے تراشے جھونپڑوں کی دیواروں یا کھڑکیوں کے شیشوں پر لگائے جاتے ھیں اور اسے جلد ی جلدی بدلتے جاتے ھیں ۔ سب سے مقبول موضوعات "شجرِ حیات" اورمرغوں اور مرغیوں وغیرہ کے ھیں جو زندگی کی علامتیں ھیں۔

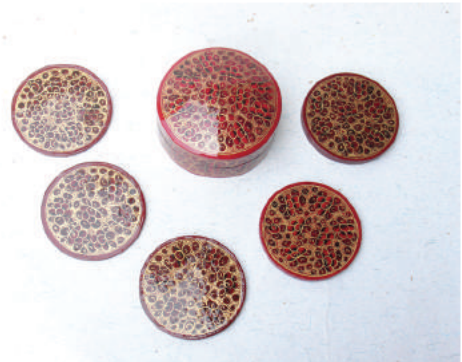

پیپیئر ماشی کے بنے کوسٹر اور ڈبے

پیپیئر ماشی کی تاریخ

پیپیئر ماشی(papier-mashe) کی تکنیک کئی قسم کی اشیا کومختلف شکلوں میں ڈھالنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ یہ کاغذ کی لگدی یا کاغذ کی تہوں سے بنائی گئی ہموار سطحوں کی زیبائش پر مبنی ہوتی ہے۔ کاغذ کی دستکاری کی سب سے نفیس قسم پیپیئر ماشی ہی معلوم ہوتی ہے۔

کشمیر میں پیپیئر ماشی کی روایت پندرھویں صدی میں شروع ہوئی۔ وسطی ایشیا کے پُرشکوہ شہر سمرقند میں ایک نوجوان کشمیری شہزادے نے دورانِ قید کاغذ کی لگدی کی رنگین منقش چیزیں بنانے کے فن کا مشاہدہ کیا۔ یہ شہزادہ جلد ہی شاہ زین العابدین بن گیا اور اس نے پیپیئر ماشی کی اشیا بنانے کے لیے اپنے دربار میں وسطی ایشیا کے ماہر فنکاروں اور دستکاروں کو مدعو کیا۔

پیپیئر ماشی: ایک فرانسیسی اصطلاح جس کے معنی ہیں 'کوٹا ہوا کاغذ'

کشمیر میں اس دستکاری کو ابتدا میں کارِقلمدان کہا جاتا تھا چوں کہ یہ ان قلم دانوں کی سجاوٹ تک محدود تھا جو قلم اور بعض دوسری چھوٹی چھوٹی اشیا کو رکھنے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ اس دستکاری کو تب سے کارِ منقش بھی کہا جانے لگا۔ جب اس دستکاری کو کاغذ کی لگدی یا چکنے کاغذ کی تہوں سے بنی ہموار سطحوں کی سجاوٹ کے لیے استعمال کیا جانے لگا۔

پیپیئر ماشی کا ڈبہ

مغل عہد میں یہ فن پالکیوں، چھتوں، مسہریوں، دروازوں اور کھڑکیوں کی آرائش تک میں جانے لگا۔ گزرے وقت میں پیپیئر ماشی کی تکنیک لکڑی کے کام پر فنکارانہ انداز سے استعمال کی جاتی تھی، استعمال کی جاتی تھی، خصوصاً کھڑکیوں، دیوار گیر تختوں، چھتوں اور فرنیچر پر فنکارانہ انداز سے استعمال کی جاتی تھی جیسے کہ مدین صاحب کی مسجد (1444) کی چھت، فتح کدل کی شاہ ہمدان مسجد کی چھت اور سری نگر میں شالیمار کے مغل باغات گواہ ہیں۔

سترھویں صدی کے دوران ابتدائی یوروپی سیاحوں نے اس انتہائی آرائشی اور قابلِ فروخت دستکاری کی دریافت کی۔ کشمیر کے پیپیئر ماشی کے ماہر فنکاروں نے مغربی منڈی کی مانگ اور ذوق کے مطابق اپنی بنائی گئی اشیا میں کتر بیونت کی، یہ مانگ ڈبوں (ایسے ڈبوں کا سیٹ جنھیں ایک دوسری کے اندر رکھا جاسکتا ہے)، گلدان اوران چھوٹے چھوٹے زیورات کی ہے جو غیر ممالک میں پسند کیے جاتے ہیں۔ جس طرح کشمیری شالوں کی برآمد کو زبردست فروغ حاصل ہوا اسی طرح پیپیئر ماشی کا کاروبار بھی خوب پھلا پھولا۔

© NCERT not to be republished

کشمیر کی پیپیئر ماشی

پیپیئر ماشی کی اشیا بنانے کے لیے استعمال ہونے والے خام مال میں عام طور پر پرانے اخبار، میتھی کا سفوف، ملتانی مٹی یا چکنی مٹی شامل ہوتی ہے۔

جنوبی ہندوستان میں پرانے کاغذ کی لگدی کو ہاتھ سے پیٹ پیٹ کر ایک نرم مادّہ بنا دیتے ہیں اور اس میں مقامی چکنی مٹی ملاتے ہیں۔ اس سے پتلے پتلے ورق بنا لیتے ہیں اور انھیں کسی پیچیدہ سانچے کے منھ پر رکھ دیتے ہیں۔ آخر میں اشیا کو ہموار اور یکساں سطح دینے کے لیے کاغذ کی لگدی اور ملتانی مٹی کے رقیق محلول میں ڈبویا جاتا ہے۔ پھر اشیا کو روغنی یا پانی کے رنگوں سے رنگا جاتا ہے۔

کشمیر میں پیپیئر ماشی کی اشیا بنانے کا عمل جسے نیچے بیان کیا گیا ہے، زیادہ واضح اور دلچسپ ہے اور اسے لوگوں کے ایک گروہ نے اپنا رکھا ہے جنھیں ساختہ ساز کہتے ہیں۔

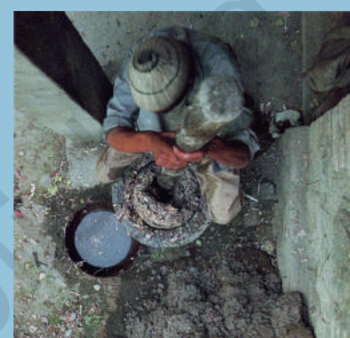

1۔ ردّی کاغذ، کپڑا، چاول کا کلف اور کاپر سلفیٹ کو ایک ساتھ لیا جاتا ہے اور ان کا گودا بنا لیا جاتا ہے۔

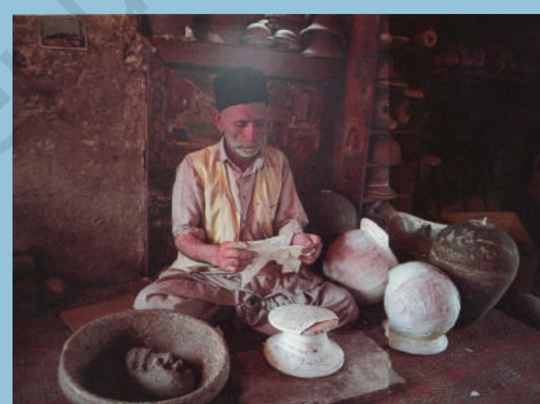

2۔ جب گودا تیار ہو جاتا ہے، تو اسے مطلوبہ شکل دینے کے لیے چکنی مٹی، لکڑی یا کانسے کے سانچوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جب گودا خشک ہو جاتا ہے تو ایک پتلی آری سے دو حصوں میں کاٹ کر اسے سانچے سے باہر نکالا جاتا ہے اور پھر دوبارہ چپکایا جاتا ہے۔

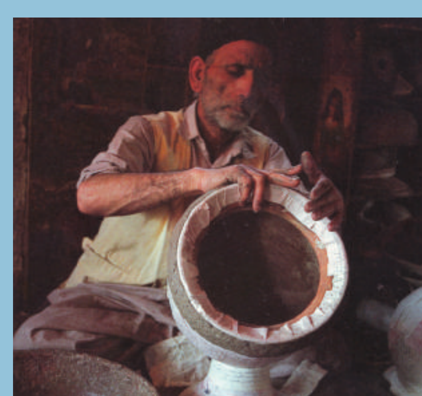

3۔ سطح پر جپسم کی سفید تہہ اور گوند لگائی جاتی ہے اور پھر اسے کسی پتھر یا پکی اینٹ جسے کُرکٹ کہتے ہیں، سے رگڑ کر ہموار بنایا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

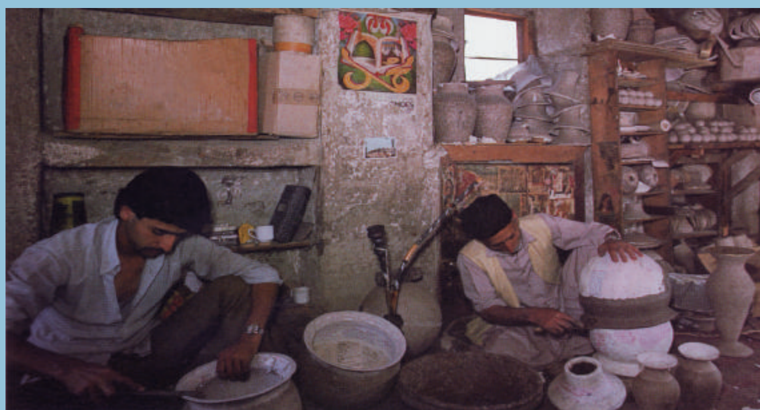

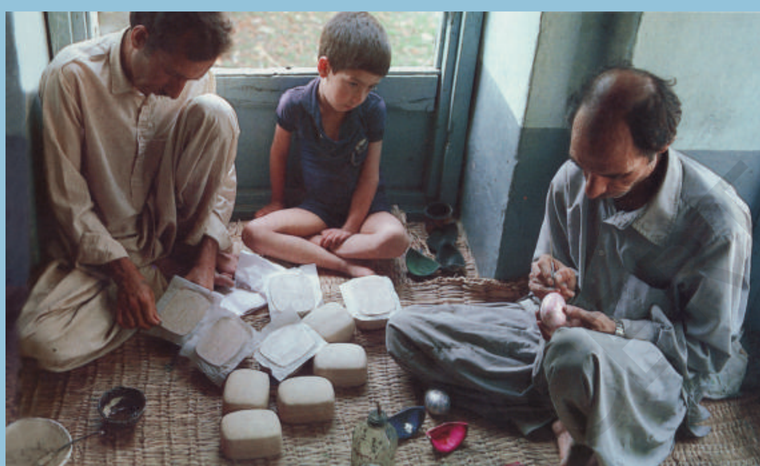

4۔ پھر اس چیز کو ٹوٹنے سے محفوظ رکھنے کے لیے باریک کاغذ کی تہیں چپکائی جاتی ہیں۔

5۔ آخر کار اس چیز کو ریگ مال سے رگڑا جاتا ہے اور چمکایا جاتا ہے، اب یہ نقاش کی رنگا رنگ فنکاری کے لیے تیار ہے نقاش السی کے تیل اور صنوبر کی لاکھ سے بنی وارنش کو کئی مرتبہ پھیر کر اپنی مہر ثبت کرتا ہے۔

6۔ اس کی زمین رنگین یا سنہری یا قلعی کے ورق کی ہو سکتی ہے۔ خشک ہونے کے بعد اسے عقیق کے ٹکڑے سے چمکایا جاتا ہے۔

7۔ اسے قدرتی طور پر خشک ہونے دیا جاتا ہے اور اس کے بعد ہی اس پر نقش و نگار بنائے جاتے ہیں اور پانی کے رنگ کیے جاتے ہیں۔

8۔ ان دنوں ڈسٹمپر رنگوں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ پانی میں حل ہو جانے والے روغنوں سے بنے ان رنگوں میں تھوڑا سریش بھی ملایا جاتا ہے تاکہ یہ اس کی زمین پر جم جائیں۔

9۔ آخری وارنش ایک انتہائی خالص اور شیشے کی طرح شفاف قوپال (ایک درخت کی لاکھ) سے کی جاتی ہے جس میں تارپین ملا ہوتا ہے۔

رنگے ہوئے ڈیزائن

کشمیر کی پیپیئر ماشی میں چنار، آئیرس، ایرانی گلاب، بادام، چیری، لالہ، نرگس اور سوسن سمیت بکثرت اور مختلف پھول دار نقش و نگار بنائے جاتے ہیں۔ سب سے مقبول 'ہزارا' نامی نقوش ہیں جن میں بہت چھوٹی اشیا میں ہر قابل ادراک پھول کے مظاہرے اور 'گل اندر گل' یعنی پھول میں پھول ہوتے ہیں۔ رام چڑیا اور بلبل پرندوں کی عام قسمیں ہیں۔

ہندوستان میں پیپیئر ماشی

اس دستکاری کا چلن کئی ریاستوں جیسے آندھراپردیش، بہار، دہلی، جموں وکشمیر، کیرالا، مدھیہ پردیش، اُڑیسہ، راجستھان، تمل ناڈو اور مغربی بنگال میں ہے۔

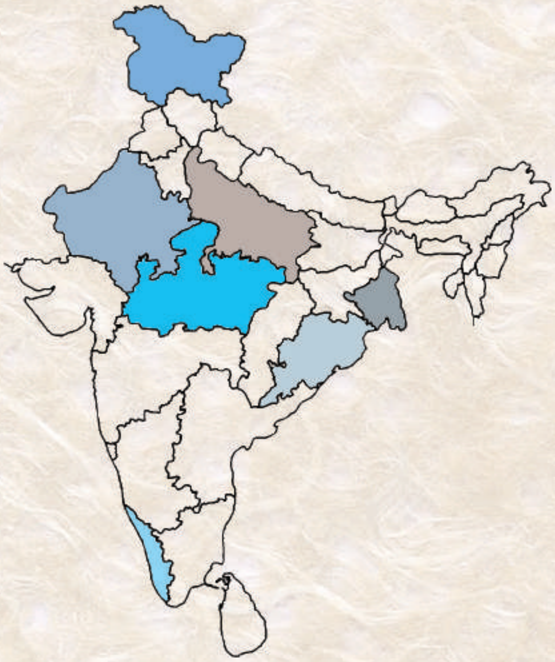

کشمیر میں روزمرہ استعمال اور آرائشی دونوں ہی قسم کی کئی پیپیئر ماشی کی اشیا جیسے لکھنے پڑھنے کی میز پر رکھی جانے والی اشیا، سنگھار میز کا سامان، ڈبے، پیالے، چوڑیاں، شمع دان، شمع دان، گلدان، پیالیاں، صندوق، پاؤڈر کے ڈبے، ٹرے، شیلڈ، دیوار گیر تختے، چھتوں کے تختے، تصویروں کے فریم، پٹاریاں، چلمن اور نعمت خانے بنائے جاتے ہیں۔

نذیر احمد میر کی پیدائش 16رفروری 1969 کو سری نگر میں روایتی دستکاری کرنے والے ایک خاندان میں ہوئی۔

ابھی وہ اسکول ہی میں زیرِ تعلیم تھے کہ ان کے والد کے اچانک انتقال کی وجہ سے اہلِ خاندان کی کفالت کی ذمہ داری اُن پر آپڑی۔

انھوں نے پیپیئر ماشی کی دستکاری میں زبردست مہارت اور دلچسپی بہم پہنچائی جس کے سبب انھیں نئے، انوکھے اور نفیس ڈیزائن بنانے کی تحریک ملی۔ ان کے بنائے کم از کم چوبیس ڈیزائن بازار میں دستیاب ہیں۔

نذیر احمد میر کو 2000 اور 2001 میں پیپیئر ماشی کی دستکاری میں عمدہ کام کے لیے قومی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

مدھیہ پردیش میں پیپیئر ماشی سے بنی انواع واقسام کی مصنوعات جیسے انسانی خاکے، پرندے، جانور، کیریکیچر، دیوی اور دیوتاؤں کے مجسمے، کھجوراہو اور سانچی کے نمونے دستیاب ہیں۔ اس دستکاری کے اہم مراکز گوالیار، اجین، اندور اور ہردہ ہیں۔

راجستھان میں بھی پیپیئر ماشی ایک روایتی دستکاری ہے جسے جے پور کے دستکاروں کی خاص توجہ حاصل ہے۔ مصنوعات میں جانور اور پرندے بالخصوص مرغے، طوطے اور کبوتر شامل ہیں۔ پیپیئر ماشی کے بنے پیالے بھی بنستھلی میں بنائے جاتے ہیں۔

اُڑیسہ میں دلچسپ لوک کھلونے الگ ہوجانے والے یا چول والے حصوں کے ساتھ جیسے سر ہلاتے ہوئے شیر اور ہاتھی، مضحکہ خیز تاثرات کے ساتھ بوڑھے مرد اور عورتیں پیپیئر ماشی سے بنائے جاتے ہیں۔ اساطیری کرداروں کے چہرے بھی بنائے جاتے ہیں۔ پوری، کٹک اور گنجم میں اس دستکاری پر زیادہ توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔

© NCERT not to be republished

سبھد را دیوی بہار کے دربھنگہ ضلع میں 1936 میں پیدا ہوئیں۔ انھوں نے پندرہ برس کی عمر سے پیپیئر ماشی کا کام کرنا شروع کیا۔ سب سے پہلے انھوں نے تہواروں کے لیے مورتیاں بنائیں۔ جیسے جیسے ان کی دلچسپی بڑھی انھوں نے تربیت کے لیے پٹنہ میں شلپ انوسندھان سنستھان جانا شروع کر دیا۔ 1980 میں سبھد را دیوی کو ان کی عمدہ فنکاری کے لیے ریاستی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ انھوں نے ہندوستان بھر میں اپنی دستکاری کی نمائش کی اور 1991 میں انھیں پیپیئر ماشی میں عمدہ کام کرنے کے لیے قومی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

بہار میں یہ دستکاری ریاست کے کئی حصوں میں پائی جاتی ہے۔ مدھوبنی اور دربھنگہ ضلعوں کی عورتیں پیپیئر ماشی کے مجسمے اور مختلف قسم کے پرندے بناتی ہیں۔ گرچہ پیپیئر ماشی کے ڈبّے رقیق اشیا کو رکھنے کے لیے استعمال نہیں کیے جا سکتے لیکن اسے خشک اشیا رکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

پیپیئر ماشی کیرالا میں بھی مقبول ہے۔ کوزی کوڈ میں تربیت یافتہ فنکار کاغذ کی لگدی سے کتھاکلی اور مندروں کے نمونوں پر مبنی خاکے بڑی تعداد میں بناتے ہیں۔ یہ جانوروں اور پرندوں کی منھ بولتی شکلیں بناتے ہیں جن کی بہت مانگ ہے۔

مغربی بنگال کے پرولیا کے دستکار اساطیری کرداروں کے انواع واقسام کے چہرے بناتے ہیں جو اُڑیسہ اور مغربی بنگال دونوں ہی جگہ کے چھاؤ رقّاص لوک تہواروں کے دوران استعمال کرتے ہیں۔

not to be republished © NCERT

مستقبل

کاغذ کی دستکاری کی بنی اشیا زیادہ تر لوگ اپنے نجی استعمال کے لیے بناتے ہیں یا پھر صارفین کی اس محدود تعداد کے لیے جن سے ان کا رابطہ ہوتا ہے۔ یہ اشیا مارکیٹنگ کے مندرجہ ذیل طریقوں کے ذریعے فروخت کی جاتی ہیں:

- گھروں پر فروخت
- مقامی یا موسمی میلے
- ہفتہ وار ہاٹ یا بازار
- پھیری والے
- مقامی دکانیں
- نمائش اور فروخت
- برآمدات

جموں کشمیر کے ماہر دستکاروں کے ذریعہ بنائی گئی پیپیئر ماشی کی اشیا کے علاوہ کاغذ کی بنی کوئی اور شے کی بیرونِ ملک منڈی میں کوئی مانگ نظر نہیں آتی۔ برآمد اور شہری منڈیوں کے علاوہ ایک اور بڑی منڈی ہے جو لاکھوں دیہی اور غریب شہری صارفین کی ضروریات پر مشتمل ہے۔

مذکورہ بالا کاغذ میں استعمال شدہ اشیا کو دوبارہ استعمال کر کے نئی چیزیں تیار کی جاتی ہیں اور ان میں مشکل ہی سے کسی کیمیکل یا نقصان دہ مواد کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک ایسی دنیا میں جہاں اب کرۂ ارض کو محفوظ رکھنے کی ضرورت کا شعور بڑھتا جارہا ہے، کاغذ کی دستکاری اور ہمارے ہندوستانی کھلونا سازوں کے پاس دنیا کو سکھانے کے لیے بہت کچھ ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ مصنوعات کے نمونہ ساز اور ان سے متعلق ادارے اور ترقیاتی کارپوریشن اس ترقی پذیر فن کی ضرورتوں کا مطالعہ کریں اور خود پر اس کا اطلاق کریں۔ آخر اب بھی یہ کھلونے ساز اور پتنگ ساز ہی تو ہیں جو ہندوستان میں ہزاروں بچوں کے چہروں پر مسکان لے آتے ہیں۔

ادارہ جاتی تعاون

ایسے ترقیاتی اقدامات کی فوری ضرورت ہے جن سے پیداوار کی صلاحیت میں اضافہ ہو اور بہتر پیداوار ہو۔ دستکاروں کو اپنی تکنیکوں کی تجدید کرنے اور انھیں بہتر بنانے کے لیے تعاون کی ضرورت ہے تاکہ وہ اچھی کوالٹی کے خام مال تک رسائی حاصل کر سکیں اور نئے نئے ڈیزائن تیار کر سکیں۔ ان فنکاروں کے لیے خاطر خواہ اجرت اور معاشرتی و اقتصادی فائدوں کو یقینی بنا کر قرضوں کی فراہمی، براہِ راست مارکیٹنگ کے طریقوں اور ان کے مفادات کے تحفظ کی ضرورت ہے۔

© NCERT not to be republished

کاغذ کی تراش خراش : ایک مٹتا ہوا فن

کاغذ کی تراش خراش یعنی دیو استھن کلا یا سانجھی کے دم توڑتے ہوئے ہندوستانی فن کے چند مکمل ترجمانوں میں سے ایک پر بل پر مانک نے ہماچل پردیش کی پہاڑیوں میں اپنے فن کا مسحور کن خزانہ صرف اپنی ذاتی محنت سے تیار کیا ہے ۔

متھرا ، ورنداون ، بنگال اور اُڑیسہ میں جہاں ویشنو فرقوں کے وہ لوگ رہتے ہیں جنھوں نے رادھا اور کرشن کی روایات کے علم کو جلا بخشی ہے وہاں اس نایاب فن نے تصویری خاکوں اور اسٹینسل کی قسموں کے ذریعہ خود کو مختلف دبستانوں کی صورت میں ظاہر کیا ہے ۔پر مانک نے غصّے میں بھرے ایک بیل کو بڑی مشاقی سے صورت دیتے ہوئے کہا ۔ دیو استھن کلا میں تراش خراش میں حالاں کہ وقت کم لگتا ہے لیکن اس کے لیے برسوں کی محنت اور تربیت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ متوازن مرکبات کو بغیر خاکوں کی مدد کے کاٹنے کی مہارت حاصل کی جا سکے ۔

”کاغذ کی تراش خراش کی ایک منفرد خصوصیت یہ ہے کہ جو ڈیزائن کاٹا جاتا ہے اس کا خاکہ کبھی نہیں بنایا جاتا ۔ ذہن اور ہاتھوں کا زبردست تال میل ، توازن اور جامعیت کا ایک احساس ، اعضا کی معلومات اور تناسب ہی استاد کو اتنا با صلاحیت بنا دیتے ہیں کہ وہ اپنے کام کو عمدگی کی ایک اعلیٰ سطح تک پہنچا دیتا ہے۔“

وہ مزید بتاتے ہیں کہ” ایک وسیلے کے طور پر کاغذ کو اس طرح کاٹا اور موڑا جاتا ہے کہ جانور سے لے کر قزاقوں تک ہر چیز بنائی جاسکے۔“

”وقت خاموشی سے گزرتا گیا اور دن بدن کاغذ کی یہ دنیا اپنی نوعیت اور تصور کے اعتبار سے نئے نئے تجربات اور مشاھدوں کے ذریعے وسعت اختیار کرتی گئی ۔اس دنیا کی گہرائی اور تنوع نے کاغذ کے ٹکڑوں کو اس لائق بنا دیا کہ یہ میری زندگی کی خالی لمحوں کو بھر سکیں اور میری پیکرتراشی کو اختراعی نوعیت کا حامل بنا سکیں ۔“

انھوں نے بتایا کہ صدیوں سے یہ فن ویشنوی فرقے میں پھل پھول رہا ہے ۔ استاد یا ماہرین قینچی اور تیز دھار والے چاقوؤں کے ساتھ کام میں مشغول رہتے ہیں اور ویشنوی تہواروں جیسے راس، جنم اشٹمی اور جھولن کے موقعوں پر مندروں ، ناٹ مندروں اور کیرتن سبھاؤں کو سجانے کے لیے حیرت انگیز فن کے نمونے بناتے رہتے ہیں ۔

” میں نے بنیادی روایتی تکنیکوں کا استعمال کرتے ہوئے اپنی بنائی اشیا پر تجربات کیے اور اپنے کام کے ذریعے ثابت کردیا کہ یہ وسیلہ یا فن اتنا ہی لچک دار ہے جتنا کہ پانی کے رنگ ، تیل یا روغنی رنگ اپنی رنگا رنگی ، گہرائی اور آہنگ میں لچک دار ہے ۔“

— *دی ٹائمز آف انڈیا* کی ایک رپورٹ سے اقتباس

مشق

1۔ کاغذ کی مصنوعات پر بنائے گئے زیادہ تر ڈیزائن اور نقش و نگار دستکاروں کے گرد و پیش کے ماحول کے عکّاس ہوتے ہیں۔ اپنے جواب کی وضاحت کے لیے ہندوستان کے مختلف حصّوں سے تین مثالیں دیجیے؟

2۔ کشمیر سے شروع ہونے والے پیپیئر ماشی فن کو کس طرح بہار، راجستھان اور کیرالا میں اپنالیا گیا؟

3۔ اپنے بچپن کی طرف نظر کیجیے اور کاغذ کی بنی ایسی تین چیزوں کی تفصیل بیان کیجیے جو آپ نے خریدی ہوں یا بنائی ہوں؟

4۔ دستکاروں کو اپنی تکنیکوں کی تجدید کرنے اور انھیں بہتر بنانے کے لیے تعاون کی ضرورت ہے تاکہ وہ اچھی کوالٹی کے خام مال تک رسائی حاصل کرسکیں اور نئے نئے ڈیزائن تیار کرسکیں ۔ ان فنکاروں کے لیے خاطر خواہ اجرت اور معاشی و اقتصادی فائدوں کو یقینی بناکر قرضوں کی فراہمی ، براہِ راست مارکیٹنگ کے طریقوں اور ان کے مفادات کے تحفظ کی ضرورت ہے ۔ان تجاویز کی ترجیحی فہرست بنائیے اور پانچ برس کی مدت میں ان میں سے کچھ سے نمٹنے کے لیے حکمت عملی تیار کیجیے؟

5۔ کم از کم پندرہ ہندوستانی زبانوں میں کاغذ/ چکنی مٹی/ پتھر کے لیے لفظ تلاش کیجیے؟

6۔ سو سال پہلے کشمیری شالیں پیپیئر ماشی کے ڈبوں میں رکھ کر برآمد کی جاتی تھیں۔ ایسی دوسری مثالیں بتائیے جس میں دو یا دو سے زیادہ دستکاری کے نمونے ایک دوسرے کے لیے معاون ہوں۔

7۔ کاغذ کے تراشے سے ایک ایسا سلسلہ وار اسٹینسل تیار کیجیے جس سے معاصر زندگی اور خیالات کا اظہار ہو۔

© NCERT not to be republished